O

مری ہستی سے محبت وہ جتا بیٹھا تھا
ڈھلتے سورج سے کوئی آس لگا بیٹھا تھا

اُس کو سمجھایا تو احساس ہوا مَیں خود بھی
ناسمجھ تھا جو یہ اُمید جگا بیٹھا تھا

جانتا تھا وہ مرے بعد مجھے چاہے گا
اس لیے خود کو یونہی ہنس کے مٹا بیٹھا تھا

https://emad-ahmad.com/

تم یہ تکلیف نہ کرتے تو کوئی حرج نہ تھا
وہ مجھے پہلے ہی محفل سے اُٹھا بیٹھا تھا

اُس کے ہر وار پہ پہلو ہی بدلتا تھا عبث
اپنے کچھ راز جو دشمن کو بتا بیٹھا تھا

غیر ممکن تھا کہ مشکل تھا یہ معلوم نہیں
پَر یہ رستہ بڑا دشوار ہوا بیٹھا تھا

اُس کی محرومی مٹا دینے کی کوشش میں عماد
اپنی محرومی کا احساس بڑھا بیٹھا تھا

https://emad-ahmad.com/